REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۵ — شمارہ ۱۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۹ را مان (مارچ)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق نظارت خدمتِ درویشان ربوہ کی طرف سے مورخہ ۷۶-۳-۲۵ کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت، پچھلے چند دن ہوئے بعارضہ انفلوئنزا خراب رہی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔"

احبابِ جماعت اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

★—— حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی چند روز سے بہت سخت بیمار ہیں۔ احباب حضرت سیّدہ موصوفہ کی درازیٔ عمر اور صحتِ کاملہ کے لئے دُعائیں فرماتے رہیں۔

قادیان ۲۹ را مان (مارچ)۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ ——— ★—— محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال ربوہ تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہے اور مع الخیر واپس آئیں۔ آمین۔

۳۰ ربیع الاوّل ۱۳۹۶ھ — یکم شہادت ۱۳۵۵ ہش — یکم اپریل ۱۹۷۶ء

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان میں جلسۂ یومِ مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود ؑ کی سیرت کے نمایاں مختلف پہلوؤں پر علمائے سلسلہ کی پُر مغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ محمد انعام غوری

قادیان۔ مورخہ ۲۳ را مان (مارچ)۔ آج صبح نو بجے مسجد اقصیٰ میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام جلسۂ یومِ مسیح موعود ؑ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس کی صدارت محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے فرمائی۔ تلاوتِ قرآنِ مجید کے ساتھ اس بابرکت جلسے کا آغاز ہوا۔ جو عزیز محمد یوسف انور متعلم مدرسہ احمدیہ نے کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

خوش الحانی سے سُنایا۔

بیعتِ اُولیٰ کی اہمیت اور اس کا پس منظر

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے مذکورہ عنوان پر فرمائی۔ آپ نے تیرھویں صدی میں مسلمانوں کی اخلاقی۔ روحانی۔ اقتصادی سیاسی و عملی زبوں حالی اور اسلام پر دیگر ادیان کے حملوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایسے نازک زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ؑ کو مسیح موعود اور مہدیٔ معہود بنا کر مبعوث فرمایا جبکہ زمانہ خود پکار پکار کر ایک عظیم الشان مصلح اور مامور کا تقاضا کر رہا تھا۔ فاضل مقرر نے سورہ جمعہ کی آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ کی روشنی میں حضرت مسیح موعود ؑ کی بعثت کا ذکر کرنے کے بعد خدائی ارشاد کے مطابق لدھیانہ میں بیعت لینے اور ایک پاک جماعت کی بنیاد رکھنے کا ذکر فرمایا۔ اور تقریر کے آخر میں جماعت کی ترقی اور دشمنوں کی نامرادی سے متعلق حضرت مسیح موعود ؑ کے الہامات سُنا کر واضح کیا کہ بالآخر مہدی علیہ السلام کی جماعت ترقی کرے گی اور ساری دنیا پر چھا جائے گی۔ انشاء اللہ۔

حضرت مسیح موعود ؑ کا منصب اور مقام

اس عنوان پر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب اور مقام اُمّتی نبی کا ہے۔ کیونکہ آپ ؑ نے انعامِ نبوت، ضرور حاصل کیا ہے لیکن یہ انعام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور کامل پیروی کے نتیجہ میں حاصل کیا ہے۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ مفسرین اور سلفِ صالحین بھی آنے والے مسیح کے متعلق یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ مقامِ نبوت پر فائز ہوگا۔ مخالفینِ احمدیت کی حالیہ مخالفت جو ختمِ نبوت کے مسئلہ کو محاذ بنا کر شروع کی گئی اس کی حقیقت بیان کرتے ہوئے موصوف نے اکابرینِ اُمّت کے نظریات ختمِ نبوت کے مسئلہ کے متعلق سُنائے اور واضح کیا کہ یہ نظریات جماعتِ احمدیہ کے مسلک کی تائید کرتے ہیں۔ دورانِ تقریر موصوف نے حضرت مہدی علیہ السلام کے چند ایسے اقتباسات پڑھ کر سُنائے جو آپ ؑ کے منصب اور مقام کی وضاحت کرتے ہیں۔ نیز بتایا کہ غیر مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس منصب اور مقام کو گھٹا کر بیان کرتے ہیں جبکہ وہ ابتداء میں اس مقامِ نبوت کو تسلیم کرتے رہے ہیں۔

ازاں بعد مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (نو مسلم) نے حضرت مصلح موعود رضؓ کا منظوم کلام پڑھ کر سُنایا۔

صداقتِ مسیح موعود علیہ السلام

مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام کی صداقت کے ثبوت میں بے شمار نشانات دکھائے۔ موصوف نے خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ۱۸۹۴ء میں معیّن تاریخوں میں سورج اور چاند کو گہن لگنے کے زبردست نشان کا ذکر کیا۔ اسی طرح بائیبل میں مذکورہ متعدد علامات جو مسیح موعود ؑ کی بعثت سے متعلق تھیں، اُن میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہود کے زمانے میں یہ سب علامتیں پوری ہوئیں۔ موصوف نے ہندو شاستروں میں ایک عظیم الشان مصلح کی آمد کے متعلق جو علامات بیان کی گئی ہیں ان میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہوئے بھی ثابت کیا کہ یہ علامات بھی حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ ؑ کے عہد میں پوری ہوئیں۔ جیسا کہ آپ ؑ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ "ہے کرشن رُودّر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے"

اس کے بعد عزیز طاہر احمد چیمہ ابن مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سُنایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک

اس اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ مذکورہ عنوان پر روشنی ڈالتے ہوئے موصوف نے بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ؑ کی بعثت سے قبل مسلمانوں میں تبلیغ کا جذبہ بالکل مفقود ہو چکا تھا۔ بلکہ مسلمان خود اپنے دین سے اس قدر برگشتہ ہو چکے تھے کہ ہزار ہا مسلمان دینِ اسلام کو خیرباد کہتے جا رہے تھے۔ ایسے نازک دور میں حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ ؑ نے ایک ایسی جماعت کا قیام فرمایا جو دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت پر کمربستہ ہوئی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود ؑ کے زمانے ہی میں تبلیغِ اسلام کی عظیم الشان مہم کا آغاز ہو چکا تھا۔ اور چار لاکھ تک جماعت کی تعداد پہنچ چکی تھی۔ اس کے بعد موصوف نے خلافتِ اُولیٰ و خلافتِ ثانیہ کے بابرکت عہد میں تبلیغِ اسلام کی جو عالمگیر مہم جاری کی گئی اور اس کے جو عالمگیر نتائج ظاہر ہو رہے ہیں ان کا بالتفصیل ذکر فرمایا۔ اور خلافتِ ثالثہ کے عہدِ مبارک میں اللہ تعالیٰ نے تبلیغ و اشاعتِ اسلام میں وسعت کے جو سامان پیدا کئے ہیں، ان کا بھی موصوف نے تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ جوبلی منصوبہ کے تحت نئے مشن و مراکز اور

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

مالک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ یکم شہادت ۱۳۵۵ ہش

دُمدار ستارے کا طلوع! اور مسیحائے وقت کا ظہور!

کم و بیش چار ہفتوں کی بات ہے کہ صبح کے وقت اُفقِ مشرق پر ایک دُمدار ستارہ ہفتہ عشرہ تک دکھائی دیتا رہا۔ مقامی طور پر قادیان میں بھی دیکھا گیا۔ اور دوسرے مقامات میں بھی اس کے دیکھے جانے کی خبریں شائع ہوتی رہی ہیں۔ جالندھر کے بعض اخباروں میں شاستروں کے حوالہ سے دُمدار ستارے کے بارے میں ایک مختصر سا مضمون بھی شائع ہوا۔ اس کے چند اقتباس آپ بھی ملاحظہ فرمائیں لکھا ہے :-

"تقریباً 5 یا 6 مارچ کی صبح سے ایک دُمدار ستارہ مشرقی اُفق میں تقریباً ½5 بجے صبح سے لے کر 6 بجے تک نظر آتا رہتا ہے۔ جیوتش کی رُو سے اس کے بارے راجہ بکرماجیت کے مشہور عالم جیوتشی شری وراہ مہر آچاریہ نے اپنے لافانی گرنتھ "برہت سنگھتا" میں رشی گرگ کا حوالہ دے کر اسے ایک قسم کا اُتپات کا نام دیا ہے۔ جب جب بھی ایسا کوئی ستارہ دکھائی دیا ہے کچھ نہ کچھ بُرے اثرات دُنیا نے ضرور چکھے ہیں۔.........."

........"ایک خاص بات اس دُمدار ستارے کے مشرق میں نمودار ہونے سے پیدا ہونے کا خیال ہے کہ کوئی رہنما ایسا اُبھرے گا جو کہ دنیا کے کافی حصے کو راہ دکھائے گا اور کچھ قوانین اور ضوابط سکھلائے گا۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ شاستروں نے یہاں راجے مہاراجے کا نام نہیں لیا۔ بلکہ ایک رہبر کا نام لیا ہے۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کسی جمہوریت میں سے کوئی ایک لیڈر آگے آ کر کسی مُلک کی قسمت کو خاص موڑ دے دے۔ اور مُلک ہی نہیں بلکہ دُنیا میں شہرت حاصل کرے۔ اس لئے اس دُمدار ستارے کا نمودار ہونا ایک بات کو واضح کرتا ہے کہ ادلا بدلی کے بعد کوئی ایک مسیحا آنے والا ہے جو کہ دُنیا کے ایک بڑے حصے کو اُلجھنوں سے نجات دلانے کے قابل ہوگا۔"

(روزنامہ پرتاپ و ہند سماچار جالندھر ۳/۷۶ ۱۹ صہ ۳)

ہم تو جیوتش میں اعتقاد و یقین نہیں رکھتے۔ اس لئے اِس مضمون میں بیان کردہ باتوں کو نہ تو کلّی طور پر درست کہہ سکتے ہیں اور نہ ہی غلط۔ البتہ اسلامی تعلیم کی رُو سے کوئی چیز بھی بشمول اجرامِ فلکی ذاتی طور پر کسی کے لئے برکت یا نحوست کا ذریعہ نہیں بنتی۔ بلکہ ہر چیز ہی اپنے اندر رحمت اور فضلِ ربی کا رنگ رکھتی ہے۔ جہاں تک برکت اور نحوست کا تعلق ہے وہ تو انسان کے اپنے ہی حُسنِ عمل یا بدکرداری کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اور اجسرامِ فلکی بھی خدا تعالےٰ کی دُوسری عظیم القدر مخلوقات کی طرح اس کی عظیم قدرتوں کے مظاہر بنتے ہیں۔ اور انہیں میں سے دُمدار ستارے بھی ہیں ——!!

دینِ اسلام میں افقِ سماوی پر ظاہر ہونے والے اجسرامِ فلکی کے طلوع و غروب وغیرہ سے کئی قسم کے دینی اور دُنیوی اُمور میں استفادہ کی تعلیم دی گئی ہے۔ مثال کے طور پر سورج اور چاند کے متعلق صریح طور پر فرمایا ہے کہ :-

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَہٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَ الْحِسَابَ وَمَا خَلَقَ اللّٰہُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ۔ (سورۃ یونس آیت ۶)

وہ خدا ہی ہے جس نے سورج کو ذاتی روشنی والا اور چاند کو نُور والا بنایا ہے۔ اور ایک اندازہ کے مطابق اس کی منزلیں بنائی ہیں تاکہ تمہیں سالوں کی گنتی اور حساب معلوم ہو۔ اور اس سلسلہ کو اللہ نے حق و حکمت کے ساتھ ہی پیدا کیا ہے۔

دیکھا آپ نے! کس وضاحت کے ساتھ سورج اور چاند کو باری تعالیٰ نے لوگوں کے لئے تاریخ بتانے میں اور مختلف النوع معاشی و معاشرتی کاموں میں کام آنے والے اجرام بتایا ہے۔ نہ صرف عمومی قسم کے سالوں، مہینوں اور دنوں کی گنتی کے لحاظ سے جس سے ہر شخص کو ہی واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ اب تو سائنس دانوں نے سورج و چاند کے طلوع و غروب، زمین کی حرکتِ یومیہ وغیرہ سے ایسے ایسے حسابی قواعد نکالے ہیں کہ جن کی صحت پر بنیاد رکھتے ہوئے انہوں نے بیشمار قسم کی سائنسی ترقیات کی ہیں۔ اور انہیں ان کے صحیح حساب پر قدرتِ قادر کی حکیمانہ صنعت کو تسلیم کرنے کے بغیر چارہ نہیں رہا ہے۔ چونکہ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے۔ جس کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں۔ اس لئے ہم اسی قدر اشارہ کو کافی سمجھتے ہیں۔

پھر نیا چاند نکلنے اور سُورج کے طلوع و غروب اور زوال کے ساتھ مسلمانوں کی بہت سی روزانہ کی اور سال بھر کی عبادتوں کا دار و مدار ہے۔ ان میں ایسے ہی تغیرات سے نمازوں کے اوقات وابستہ کئے گئے ہیں۔ اسی لئے ایک اور مقام پر قرآن کریم نے چاند کے ذکر میں فرمایا ہے :-

یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ۔ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ

(سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۰)

وہ تجھ سے چاندوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تو کہہ دے یہ لوگوں کے عام کاموں اور خصوصیت سے حج کے لئے وقت معلوم کرنے کا آلہ ہیں۔

سورج و چاند پر اُفق میں نمودار ہونے والے منجملہ دیگر تغیرات کے ایک بڑا اور نمایاں تغیر اُن میں گرہن لگنے کا ہے۔ چنانچہ حضرت بانئ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج و چاند گرہن کے بارہ میں بھی اصولی طور پر فرمایا ہے کہ سورج اور چاند خدا تعالیٰ کی عظیم قدرتوں کے مظاہر تو ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ ان کو جو گرہن لگتا ہے تو کسی کی موت یا حیات یا اسی قسم کے دوسرے حوادث خدا کی کسی اور تقدیر کے تحت ہیں۔ اور اجرامِ فلکی میں رُونما ہونے والے اس نوع کے تغیرات کسی دُوسری تقدیر کے مظاہر ہیں۔ البتہ جب بھی سورج اور چاند میں کسوف و خسوف دیکھو تو بارگاہِ الٰہی میں جھکتے ہوئے نمازِ کسوف و خسوف ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سورج اور چاند کی طرح شہابِ ثاقب اور دُمدار ستارے بھی مظاہرِ قدرت ہیں۔ اور علمِ ہیئت کے ماہرین نے تو اب یہ بات واضح کر دی ہے کہ دُمدار ستارے بھی بیشمار تعداد میں فضائے آسمانی میں اُسی طرح چکر لگا رہے ہیں جس طرح دُوسرے اجسرامِ فلکی۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ سورج اور چاند اور دُوسرے روزانہ نظر آنے والے ستاروں کی گردش ہماری زمین کے اس قدر قریب ہے کہ ہم اُن سے بہت زیادہ مانوس ہو چکے ہیں۔ لیکن دُمدار ستارے کی گردش کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ بہت مدت بعد ہی ہماری زمین پر اُن کو دیکھا جاتا ہے۔ اس لئے ایسے ستاروں کا افقِ سماوی پر نمودار ہونا نہ تو عجوبہ ہے اور نہ ہی کوئی ایسی بات جس کی بناء پر ان کی طرف سے برکت یا نحوست کو حتمی طور پر منسوب کیا جائے۔

البتہ روایتوں سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت آسمان پر ستاروں کے ٹوٹنے کا نظارہ نظر آیا تھا۔ (زرقانی جلد ۱ صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳)

اور نومبر ۱۸۸۵ء میں بھی شہابِ ثاقب کا ایسا ہی نظارہ دیکھنے میں آیا تھا۔ ایسے مواقع پر ستاروں کے اِس طرح پر ٹوٹنے میں تصویری زبان میں اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین کی اصلاح کے لئے آسمان میں حرکت ہو رہی ہے۔ اور یہ کہ شیطانی فوجوں پر خدا کی فوجیں حملہ آور ہونے کو تیار ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات ستاروں کے ٹوٹنے کی بجائے اجرامِ فلکی میں بعض اور قسم کے نشان بھی نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت ایک خاص قسم کا ستارہ نظر آیا تھا۔ جسے بعض مجوسی لوگ دیکھ کر مسیح کی تلاش کے لئے نکل کھڑے ہوئے تھے۔ (ملاحظہ ہو انجیل متی باب ۲)

جس قسم کا ستارہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی ولادت کے وقت نمودار ہؤا، احادیث نبویہ اور بزرگانِ سلف کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانے کے قریب بھی ایسے ہی دُمدار ستارے کے طلوع ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو نواب صدیق حسن خان صاحب کی مشہور و معروف کتاب حجج الکرامہ صفحہ ۲۵۰ اور حضرت مجدد الفِ ثانی کے مکتوبات جلد ۲ صفحہ ۱۳۹ مکتوب ۶۸) چنانچہ ایسا دُمدار ستارہ ۱۸۸۵ء میں اسی کیفیت کے ساتھ اُفقِ مشرق میں طلوع ہوا۔ جبکہ جلد ہی خدا تعالےٰ نے موعود مسیح و مہدی کو بھی اصلاحِ خلق کے لئے اپنی خاص رحمت سے مبعوث فرما دیا۔

اِس لئے اگرچہ ماہ مارچ کی مذکورۃ الصدر تاریخوں پر جو دُمدار ستارہ دیکھا گیا اُسے کسی نئے مسیحا کی آمد کی علامت تو قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس لئے کہ آنے والا مسیحا تو وقتِ مقررہ کے مطابق آچکا۔ اور اس کے زمانہ میں حسبِ پیشگوئیاں دُمدار ستارہ بھی طلوع ہو چکا۔ جس نے آپؑ کی صداقت ثابت کر دی۔ تاہم حالیہ دُمدار ستارے کو تائیدی ثبوت کہہ دیا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اس لئے کہ جس برگزیدہ ہستی کو خدائے قدوس نے دُنیا کی اصلاح کے لئے اس پُر آشوب زمانے میں مبعوث فرمایا اُس نے اصلاحِ خلق کے کام کو جاری بھی فرما دیا۔ اور اُس کے ذریعہ لائے جانے والے روحانی انقلاب کے خوش کُن آثار بھی ظاہر ہونے لگے ہیں۔ مسیحائے وقت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ کے ذریعہ جو پُرامن معاشرہ معرضِ وجود میں آیا ہے اور جو برگزیدہ جماعت آپؑ کے ذریعہ سے قائم ہوئی ہے اس کا مطمحِ نظر ہی یہ ہے کہ محبت و پیار کے ساتھ ساری دُنیا کو خدا کے آستانہ پر جھکا دیا جائے۔ اور ہر شخص کے دل میں اپنے بنی نوع کی سچی ہمدردی اور خدمتِ خلق اس طور پر پیدا کر دی جائے کہ یہ دُنیا جو اس وقت اپنے خوفناک بگاڑ کے سبب جہنم زار بن رہی ہے جنت کا نمونہ بن جائے۔ اور حضرت بانئ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر دُنیا ساری کی ساری امن کا گہوارہ بن جائے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپؑ کے پاک خلفاء کے ذریعہ سے چلائے جا رہے اس امن بخش پروگرام کو بتدریج بروئے کار لایا جا رہا ہے۔ اور وہ دن دُور نہیں جب اِس مسیحائے وقت

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ عید الاضحیٰ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپکی نسل نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کیلئے عظیم قربانیاں دی ہیں

خدا چاہتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی عظمت اور توحید باری کے قیام کیلئے امت محمدیہ نسلاً بعد نسل ان سے بڑھکر قربانیاں پیش کرے

اب آخری فتح اسلام کی مقدر ہے اسلئے ضروری ہے کہ ہم اس فتح کو قریب تر لانے کیلئے نسلاً بعد نسل قربانیاں دیتے چلے جائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲ فتح ہش ۱۳۵۴ مطابق ۱۲ دسمبر ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات مع ترجمہ تلاوت فرمائیں:-

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۔ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۔ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۔ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۔ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۔ (۳۷: ۱۰۲ تا ۱۰۹)

ترجمہ:- تب ہم نے اس کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی پھر جب وہ لڑکا اس کے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہوگیا تو اس نے کہا اے میرے بیٹے میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے (گویا) میں تجھے ذبح کر رہا ہوں پس تو فیصلہ کر کہ اس میں تیری کیا رائے ہے (اس وقت بیٹے نے) کہا اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر تو انشاء اللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا پھر جب وہ دونوں فرمانبرداری پر آمادہ ہوگئے اور اس (یعنی باپ) نے اس (یعنی رضامندی ظاہر کرنے والے بیٹے) کو ماتھے کے بل گرا لیا اور ہم نے اس (یعنی ابراہیم) کو پکار کر کہا اے ابراہیم تو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں یہ یقیناً ایک کھلی آزمائش اور امتحان تھا۔ اور ہم نے اس (یعنی اسمٰعیل) کا فدیہ ایک بڑی قربانی کے ذریعہ سے دے دیا اور بعد میں آنے والی قوموں میں اس کا نیک ذکر باقی رکھا۔

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۔ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔

(۲: ۱۲۶ - ۱۳۰)

ترجمہ:- اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے اس گھر (یعنی کعبہ) کو لوگوں کے لئے بار بار جمع ہونے کی جگہ اور امن (کا مقام) بنایا تھا اور (حکم دیا تھا کہ) ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل کو تاکیدی حکم دیا تھا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک (اور صاف) رکھو اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا تھا کہ اے میرے رب اس (جگہ) کو ایک پُرامن شہر بنا دے اور اس کے باشندوں میں سے جو بھی اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان لائیں۔ انہیں (ہر قسم کے) پھل عطا فرما (اس پر اللہ نے) فرمایا اور جو شخص کفر کرے گا۔ اسے (بھی) میں (اس دنیوی زندگی میں) تھوڑی مدت تک فائدہ پہنچاؤں گا۔ پھر اسے مجبور کر کے دوزخ کے عذاب کی طرف لے جاؤں گا۔ اور (یہ) بہت بُرا انجام ہے۔

اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اُٹھا رہا تھا اور (اس کے ساتھ) اسمٰعیل بھی (اور وہ دونوں کہتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے رب ہماری طرف سے (اس خدمت کو) قبول فرما۔ تو ہی بہت سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

اے ہمارے ربّ اور (ہم یہ بھی التجاء کرتے ہیں کہ) ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار (بندہ) بنا لے اور ہماری اولاد میں سے اپنی ایک فرمانبردار جماعت (بنا) اور ہمیں ہمارے (مناسب حال) عبادت کے طریق بتا۔ اور ہماری طرف اپنے فضل کے ساتھ توجہ فرما۔ یقیناً تو (اپنے بندوں کی طرف) بہت توجہ کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور اے ہمارے رب (ہماری یہ بھی التجاء ہے کہ تو) انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقیناً تو ہی غالب (اور) حکمتوں والا ہے۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۔

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ٥ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ٥ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ٥ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ٥ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ٥

(التوبہ ۹: ۱۸ تا ۲۲)

ترجمہ:- ایسے مشرکین کو (کوئی) حق نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جب کہ وہ اپنی جانوں پر (شرک اور فسق کی وجہ سے) کفر کی گواہی دے رہے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے اعمال اکارت چلے گئے اور وہ آگ میں ایک لمبے عرصہ تک رہتے چلے جائیں گے۔

اللہ کی مسجدوں کو تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اور نمازوں کو قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا سو قریب ہے کہ ایسے لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں۔

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور خانہ کعبہ کو آباد رکھنے (کے کام) کو اس شخص (کے کام) کی طرح سمجھ لیا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا اور اس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا یہ (دونوں گروہ) اللہ کے نزدیک (ہرگز) برابر نہیں۔ اللہ ظالم قوم کو ہرگز کامیابی کی طرف نہیں لے جاتا۔ (وہ لوگ) جو کہ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور (پھر) اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں (کے ذریعہ سے بھی اور جانوں کے ذریعہ سے (بھی) جہاد کیا اللہ کے نزدیک درجہ میں بہت بلند ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ ان کا رب ان کو اپنی عظیم الشان رحمت کی خبر دیتا ہے اور (اپنی) رضامندی اور ایسی جنتوں کی بھی جن میں ان کے لئے دائمی نعمت ہوگی (وہ) ان میں بستے چلے جائیں گے (یاد رکھو کہ) اللہ کے پاس یقیناً بہت بڑا اجر ہے۔"

اور پھر فرمایا:-

"حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے اسمٰعیلؑ کو ذبح کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس خیال سے کہ اللہ کی راہ میں جان دینے کے بارہ میں گریز نہ سمجھا جائے انہوں نے پہلے اپنے بیٹے سے یہ پوچھا کہ تیری رائے کیا ہے کیونکہ نیک اعمال دوسروں پر ٹھونسے نہیں جاتے جب

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

بھی خدا کی راہ میں جان دینے کے لئے راضی ہو گئے تو انہوں نے اپنے بیٹے کو لٹایا اور اسے ذبح کرنے کیلئے تیار ہو گئے تب خدا نے فرمایا کہ جس قسم کی قربانیوں کے سلسلہ میں تمہارا امتحان لینا چاہتا تھا ان کے لئے میں نے تمہیں تیار پایا۔ اور میرا مقصد دیکھا میں تم سے یہ قربانی نہیں مانگتا کہ تم اپنے بیٹے کی جان دے دو۔ جان کی بجائے میں اپنی راہ میں تمہاری زندگی کا ہر سانس مانگتا ہوں تم اسمٰعیلؑ کو ایک بے آب و گیاہ ریتلے میدان میں چھوڑ آؤ اور پھر دیکھو میری قدرت دنیا کو کیا نظارہ دکھاتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے صرف اس عزم پر قائم رہتے ہوئے کہ جتنی بھی زندگی ہے اس کا ہر سانس خدا تعالیٰ پر قربان ہوگا وہاں چھوڑ آئے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام وہاں رہنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چھری حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کر ڈالتی تو وہ جو زندگی کا ہر سانس عملاً خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار تھا دنیا اس کی اس

عظیم قربانی کا نظارہ

نہ دیکھتی جس نے بنی نوع انسان کے لئے ایک اسوہ بننا تھا۔ اگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اس وقت ذبح کر دیا جاتا تو یہ مطالبہ جو تھا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد نسلاً بعد نسلٍ اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں قربان کرنے والی ہو۔ اس کا موقعہ ہی نہ ملتا۔ نہ نسل پیدا ہوتی اور نہ ان کی قربانی کا کوئی سوال پیدا ہوتا اس واسطے خدا تعالیٰ نے ایک ذبح عظیم کیلئے ایک چھوٹی سی قربانی کو ترک کروایا اور ایک ریتلے میدان میں جس میں نہ پانی تھا اور نہ کھانے کا کوئی سامان وہاں ان کی والدہ کے ساتھ ان کو چھوڑ دیا گیا اور پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت نے وہاں پانی کے سامان بھی پیدا کر دیئے اور کھانے کے سامان بھی پیدا کر دیئے محض کھانے پینے کے سامان ہی پیدا نہیں کئے بلکہ دنیا جہان کی نعمتیں ان کے لئے مہیا کر دیں۔ دنیا جہان کے دلوں کی محبت کا اسے مرکز بنا دیا اور صرف اس دنیا کے ثمرات ہی نہیں بلکہ ان کو وہ روحانی ثمرات بھی مہیا کئے گئے جن کا مادی دنیا سے کوئی تعلق نہیں اور اس طرح حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام دنیا کے لئے ایک عظیم اسوہ ہے ان کا زمانہ اگرچہ محدود زمانہ تھا کیونکہ وہ جس کا زمانہ رہتی دنیا تک ممتد تھا وہ بھی آنے والا تھا لیکن انہوں نے اپنی نسلوں کو ایک زمانے تک سنبھالا اور ایک لمبا عرصہ ان نسلوں نے خدا کی راہ میں قربانیاں دیں۔ جان کی قربانی نہیں بلکہ زندگی کی قربانی دی میں پہلے بھی ان دو چیزوں میں فرق کر کے جماعت کے آگے رکھتا چلا آیا ہوں۔ ایک ہے جان قربان کر دینا جس کے بدلے میں شہادت کا انعام ہے اور ایک ہے اپنی زندگی قربان کر دینا یعنی زندگی کا ہر سانس خدا کی راہ میں قربان کر دینا اور اس کے بدلہ میں

اجر عظیم کا وعدہ

ہے گویا شہادت کی نسبت زندگی کی قربانی کا بہت زیادہ اجر ہے۔

بہرحال دعائیں ہوئیں۔ خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر ہوئی ایک مرکز کا قیام ہوا اس مرکز کے انتظام کے لئے ایک نسل پیدا کر دی گئی۔ اور پھر ایک کے بعد دوسری نسل نے اس کا انتظام سنبھالا وہ جو اکیلے تھے (یعنی اسمٰعیلؑ اور اس کی والدہ) ان کی نسل میں سے ایک خاندان کے سپرد پانی کا انتظام اور ایک کے ذمہ صفائی کا انتظام وغیرہ وغیرہ گویا یہ انتظام مختلف شعبوں میں بٹ گیا ہر ایک نے اپنے زمانہ کے حالات اور ذرائع کے مطابق اپنا کام سنبھالا یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں پیدا ہونا تھا اور اس تیاری کے لئے عظیم قربانی لی گئی تھی کیونکہ جو آنے والا تھا اس کے استقبال کے لئے اور اس کی عظمت کے پیش نظر ان عظیم قربانی کی ضرورت تھی چنانچہ وہ لوگ جن کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دل کے جذبات کی وجہ سے یہ کہا تھا کہ اے خدا! ان میں سے وہ لوگ جو ایمان پر قائم رہیں تو اپنی رحمتوں کے ثمرات ان کے لئے میسر کرنا اور خدا تعالیٰ نے جواب میں کہا تھا کہ نہیں جو ایمان پر نہیں رہیں گے ان کے لئے بھی میں دنیوی انعامات اور دنیا کی رحمتیں مہیا کر دوں گا ان نسلوں کی، ان قربانی دینے والی نسلوں کی، ان فدائی نسلوں کی

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استقبال کی تیاری تھا

کے لئے ہر چیز کی قربانی دینے کے جو ثمرات تھے۔ اس میں ان کو بھی شامل کیا گیا جو کہ وہ راہ راست سے بھٹک چکے تھے۔ لیکن پھر وہی لوگ اور وہی نسلیں کہ آبا و اجداد نے اتنی عظیم قربانیاں دی تھیں ان کو خدا تعالیٰ کی یہ سرزنش بھی سننی پڑی

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ کیا تم نے ان ظاہری چیزوں کو سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ تمہیں خدمت کے لئے مامور کیا گیا تھا۔ اور تم نے اس عظیم ہستی کے خلاف فتویٰ دیدیا جس کیلئے یہ ساری تیاری ہو رہی تھی جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو ان کو مسلمان سمجھنے سے انکار کر دیا۔ اور صابی صابی کہنے لگ گئے غرض کتنی زجر ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

پھر حالات بدلے اور وہ جو دنیا کا نجات دہندہ تھا اور وہ جو دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا تھا اس کی امت بن گئی۔ پھر خدا نے کہا جو قربانی حضرت ابراہیمؑ کی نسلوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے دی تھی اس سے زیادہ قربانی ہم نے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت

کے قیام اور دنیا کے دلوں میں توحید کو گاڑنے کے لئے امت محمدیہ سے لینی ہے صرف ایک نسل نے یہ قربانی نہیں دینی بلکہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل نے اور ایک محدود زمانہ تک نہیں

بلکہ رہتی دنیا تک قیامت تک قربانیاں دیتے چلے جانا ہے قیامت تک کا میں اس لئے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے لئے رحمۃ للعالمین بن کر آئے ہیں۔

یہ جو میں نے بڑے مختصر الفاظ میں ایک چھوٹی سی تصویر کھینچی ہے اس کے دو رنگ ظاہر ہوتے ہیں انتہائی قربانیوں کا ایک رنگ ہے اور اس کی قبولیت کے نقش ہیں ان کے اوپر خدا تعالیٰ کی رحمتوں کی جو بارشیں ہوتی ہیں وہ ہمیں تاریخ بتاتی ہے اور پھر دوسرے وقت میں اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے جن لوگوں کے آباء و اجداد نے سینکڑوں سال خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک لبیک اللّٰھم لبیک کہتے ہوئے اس کی راہ میں قربانیاں دی تھیں اُن کی اولاد خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آجاتی ہے خدا تعالیٰ کے آستانہ سے دھتکاری جاتی ہے اور اس وقت دھتکاری جاتی ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ نوع انسانی کے لئے انتہائی انعام مقدر ہو چکا تھا۔ اس میں چونکہ جماعت احمدیہ کے لئے سبق ہے اس لئے میں نے یہ مختصر مضمون بیان کیا ہے۔

غرض یہ میری نسل کا سوال نہیں اور نہ میری ذات کا سوال ہے نہ آپ کی نسل کا سوال ہے نہ آپ کی ذات کا سوال ہے۔ چونکہ اب آخری فتح اسلام کی مقدر ہے اس لئے نسلاً بعد نسلٍ قربانیاں دینے کا سوال ہے۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے پہلے نوشتوں میں بھی اور قرآن کریم کی آیات میں بھی یہ استدلال ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی جو تفسیر بیان فرمائی ہے۔ اس سے بھی یہ پتہ لگتا ہے کہ

اسلام کا عالمگیر غلبہ

جو قیامت تک قائم رہنے والا ہے یعنی اس آخری ہلاکت تک جس کے متعلق نوشتے بتاتے ہیں کہ وہ ہلاکت یا قیامت اس وقت آئے گی جب انسانوں کی اکثریت پھر خراب ہو جائے گی اور پھر مکمل تباہی آجائے گی تو پھر کوئی نیا دور شروع ہو گا جس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور نہ ہمیں اس کے متعلق کچھ سوچنے یا کہنے کی ضرورت ہے بہرحال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ کی بعثت کا یہ مقصد ہے وہ غالب آئے گا اور نوع انسانی آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیگی۔ اور اس مقام کو حاصل کرنے اور اس پر قائم رہنے کے لئے کوشاں رہے گی تاکہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی بعد کی اولاد کی طرح ایک وقت میں یہ نہ سُننا پڑے کہ تم نے اسلام کے ظاہر کو سب کچھ سمجھ لیا اور اس کی رُوح تمہارے جسموں سے نکل گئی اور اس کے رُوحانی جذبات تمہاری روحوں سے غائب ہو گئے اور انہیں یہ خبر نہ سُننی پڑے

"اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ"

پس ہمارا یہ فرض ہے اور ہمارے اندر یہ تڑپ ہونی چاہیئے کہ ہماری کوئی نسل خدا تعالیٰ کی زبان سے یہ الفاظ نہ سُنے کہ تم نے اس چیز کو چھوڑ دیا جو اسلام پیش کرتا ہے تم نے اس حقیقت کو فراموش کر دیا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی طرف لے کر آئے تھے اور ظاہر پر ہاتھ مارا اور اسی پر خوش ہو گئے خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر اس سے دوری حاصل کر کے دنیا کے آرام کی خاطر اور دنیا کے مال و دولت اور سونے چاندی کے انبار کے اندر تمہاری توجہ بھٹک گئی۔ اور وہ جو ایک کُل تھا جس نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا تھا اور جس کے پیار کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا تھا اور جس کے پورے اور کامل اور اعلیٰ اور نہایت حسین پیار کا دروازہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا تھا اسے تم نے بھلا دیا خدا کرے کہ ایسا وقت کبھی جماعت پر نہ آئے۔

انہی آیات سے جن کی میں نے تلاوت کی ہے پتہ لگتا ہے اور قرآن کریم اس سے بھرا پڑا ہے اور میں نے کئی دفعہ یہ کہا ہے اور یہ کہتے ہوئے کبھی تھکوں گا نہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہو جائے اسے دنیا کی کسی اور چیز کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔

پس جماعت احمدیہ کی ہر نسل کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ رہتی دنیا تک ہماری کوئی نسل خدا کے پیار سے محروم نہ ہو۔ چونکہ ہماری نسلوں میں دوسری نسلیں بھی شامل ہو کر سب کی متحدہ کوشش سے اسلام نے دنیا میں غالب آجانا ہے اس لئے سارے نوع انسانی کی ہر نسل اپنے اس مقام سے بھٹکے گی نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے پیار کو کبھی کھوئے گی نہیں اور خدا نہ کرے کبھی اس کے اوپر خدا تعالیٰ کے قہر اور غضب کے جلوے ظاہر ہوں۔ بلکہ وہ ہمیشہ خدا کی رحمت اور اس کی برکت اور پیار اور رضا کے جلوے دیکھنے والے ہوں۔ غرض یہ

ایک بہت بڑی ذمہ داری

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صاحبزادی کی ربوہ میں

شادی کی مبارک تقریب

قادیان۔۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی عزیزہ امۃ العلیم عصمت صاحبہ کے نکاح اور شادی کی پُرمسرت خبر مختصراً گذشتہ اشاعت میں درج ہو چکی ہے۔ مفصل رپورٹ اس بابرکت تقریب کے سلسلہ میں اخبار الفضل کے ذریعہ حسب ذیل مزید تفصیلات موصول ہوئی ہیں :-

ربوہ۔۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۶ امان (مارچ) بعد نماز عصر صاحبزادی امۃ العلیم عصمت صاحبہ سلمہا بنت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور نوابزادہ منصور احمد خان صاحب سلمہ واقف زندگی ابن محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کا نکاح بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا اور اجتماعی دُعا فرمائی۔

پروگرام کے مطابق بتاریخ ۱۳ امان بروز ہفتہ بعد نماز عصر شادی کی تقریب سعید عمل میں آئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالت طبع کے باعث اس تقریب سعید میں شرکت کے لئے تشریف نہ لا سکے تھے تاہم بارات محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی قیادت میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا کے مکان واقعہ قصر خلافت پہنچی چونکہ اس روز بارش ہو رہی تھی اس لئے رخصتانہ کی تقریب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی زیر صدارت مسجد مبارک ربوہ میں عمل میں آئی۔

واضح ہو کہ صاحبزادی امۃ العلیم عصمت سلمہا سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں اور نوابزادہ منصور احمد خان صاحب حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے پوتے اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں اور خدمت اسلام کیلئے آپ نے زندگی وقف کی ہوئی ہے

بارات اور تقریب رخصتانہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب خاندان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید ربوہ کے ناظر و وکلاء صاحبان و کارکنان کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم محمود کی آمین کے منتخب اشعار خوش الحانی سے سنائے نیز انہوں نے اپنے دعائیہ اشعار بھی سنائے جو اس تقریب کے سلسلہ میں لکھے تھے آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔۔۔۔ مورخہ ۱۴ مارچ (امان) بروز اتوار ۸ بجے رات محترم نواب مسعود احمد خان صاحب نے اپنی کوٹھی واقعہ دارالصدر غربی میں وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں ربوہ کے بعض بیرونی مقامات کے احباب بھی شریک ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بوجہ علالت تشریف نہیں لے جا سکے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں دعوت طعام کے اختتام پر حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے اجتماعی دُعا کرائی۔

ادارہ بدر اپنی طرف سے اور جملہ درویشان کرام اور احباب ہندوستان کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صاحبزادی کی شادی کی اس تقریب سعید کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب خاندان حضرت میر ناصر نواب صاحب کے جملہ افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں بزرگ خاندانوں، درویشان قادیان اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین :

ہے اور اس کی طرف ہمیں ہر وقت چوکس رہ کر متوجہ رہنا چاہیئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

خطبۂ ثانیہ اور اجتماعی دعا کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ ساری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کو یہ عید مبارک کرے اور ساری دنیا میں بسنے والے انسانوں کے لئے اس عید میں برکتوں کے سامان رکھ دے :

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء قسط ۱

امنِ عالم ـــــ اور ـــــ اسلامی تعلیمات

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

سائنس اور ٹیکنالوجی میں حیرت انگیز ترقی سے جہاں بہت سی مفید ایجادات معرض وجود میں آئی ہیں تو ساتھ ہی ہلاکت آفریں اسلحہ کے انبار بھی لگ رہے ہیں اور اسلحہ سازی میں ایک نہ ختم ہونے والی دوڑ شروع ہے ایٹمی قوت پر انسان کی بالادستی سے ایک خوفناک ایٹمی جنگ دنیا کے سروں پر منڈلا رہی ہے بعض لوگ اسلحہ کی دوڑ کو اس مہیب خطرہ سے بچنے کا علاج سمجھتے ہیں مگر حقیقتاً یہ مرض میں اضافہ کا ایک خطرناک پہلو ہے اس کے ساتھ ساتھ مختلف مقامات پر امن عالم کے لئے کانفرنسیں ہوتی رہتی ہیں تا کہ باہمی افہام وتفہیم کے ذریعہ اس عالمگیر جنگ کے خطرہ کو ٹالا جا سکے لیکن ایسی کانفرنسیں بھی نشستن گفتن و برخاستن کی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتی ہیں ان سب وسائل کی ناکامی کی اصل وجہ دلوں پر باہمی کدورت اور بغض وکینہ کی دبیز تہیں ہیں جب تک دلوں کو صاف نہیں کیا جاتا اس وقت تک ایسی آویزش ہما دنیا سے ختم نہیں ہو سکتی۔ باتوں سے کچھ نہیں بن سکتا جب تک کوئی عملی اقدام نہ اُٹھایا جائے اور اس کے ساتھ قابل تقلید عملی نمونہ بھی موجود نہ ہو۔

ایسے پریشان کن ماحول میں رہتے ہوئے ہر دردمند انسان اس صورتِ حال سے نجات پانے کے لئے بیقرار ہو اُٹھتا ہے اور دنیا کے سچے پائیدار امن کے لئے چشم براہ ہے امن عالم کا سوال بڑا ہی اہم ہے جس کا صحیح اور مدلل جواب صرف اور صرف اسلام ہی کے پاس ہے اور ان قابل قدر تعلیمات میں موجود ہے جو حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے دیں اور خود ان پر عمل کر کے دکھا دیا آپ نے جو مذہب دنیا میں پیش کیا اس کا نام ہی اسلام ہے یعنی امن وسلامتی دینے والا مذہب اور اس خدا کو پیش کرتا ہے جس کا نام "السّلام" ہے یعنی سرچشمۂ امن وسلامتی مذہب اسلام کو ماننے والے کو مسلم کے نام سے پکارا جاتا ہے جس کی تعریف کرتے ہوئے حضرت بانی اسلام صلعم نے فرمایا:۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ
مِنْ يَدِهٖ وَلِسَانِهٖ

صحیح معنوں میں مسلم وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہیں اور اس سے لوگوں کو کسی طرح پر تکلیف اور گزند نہ پہنچے۔

مقدس بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی پاک تعلیمات کے ذریعہ سے آج سے چودہ سو سال پہلے ایک ایسا امن بخش معاشرہ قائم کر کے دکھا دیا ہے کہ بنی نوع انسان کی سچی خیر خواہی ہمدردی اور خدمت اس کا طرۂ امتیاز رہا حضور نے اپنی پاک صحبت سے پاک تعلیمات سے پہلے ان لوگوں کے دلوں کی صفائی کی پھر ان میں بنی نوع انسان کی سچی محبت اور الفت کے جذبات کو زندہ کیا تب وہ سب خدمت انسانیت کے لئے میدان میں نکلے اور خدمت کرنے میں راحت محسوس کی دوسروں کو سکھ پہنچا کر سکھ کا سانس لیا۔

اب میں مختصر طور پر ان تعلیمات کا ذکر کرتا ہوں جو مقدس بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے عالمگیر امن کو قائم کرنے اسے پائیدار بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے دیں۔

مساوات

ایسی عظیم القدر تعلیمات میں مساوات انسانی کی تعلیم سر فہرست ہے اس وقت دنیا میں اس کے قیام میں زیادہ تر جو امر سدِّ باب بنا ہوا ہے وہ ہے نوعِ انسانی میں مساوات کا فقدان۔

اسلام دنیا میں مساوات اور عالمگیر اخوت کی دعوت دیتے ہوئے ایک ایسے خدا کو پیش کرتا ہے جو ربُّ العالمین ہے اسلام کا ہرگز یہ دعویٰ نہیں کہ وہ صرف ربُّ العرب یا ربّ المسلمین ہے بلکہ وہ تمام اقوام وملل اور تمام مذاہب اور تمام عالمین کا رب ہے۔ یہ ایک ایسی تعلیم ہے کہ جس کو اپنانے سے اور اس نقطۂ مرکزی پر جمع ہو جانے سے مساوات کی نہایت شاندار اور حسین تصویر سامنے آجاتی ہے چنانچہ قرآن کریم تمام اقوام و مذاہب کو اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ:۔

تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا
اللّٰهَ

اس آیت کریمہ میں بڑے ہی لطیف رنگ میں وحدتِ انسانی کے لئے ایک رشتہ کی بنیاد کی نشاندہی کر دی گئی ہے جسے لفظوں میں تمام مذاہب کی مشترکہ تعلیم کے نام سے بھی پکارا جا سکتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کی توحید کا مسئلہ یہ وہ مسئلہ ہے جس پر انسانوں کو جمع ہو جانا چاہئیے۔

اس سلسلہ میں مقدس بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الخلق عیال اللہ فاحبُّ الخلق مَنْ احسن الی عیالہٖ کہ تمام مخلوق خدا کا کنبہ ہے گویا خدا تعالیٰ خالق ومالک ہونے کے سبب تمام لوگوں کیلئے بمنزلہ باپ ہوا اور تمام انسان اس کے عیال اور کنبہ کے افراد ہوئے پھر فرمایا کہ خدا کو سب سے پیارا وہ ہے جو اس کے عیال سے سب سے زیادہ حسن سلوک سے پیش آتا ہے۔ پس جب ہم یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کریں کہ دنیا کے سبھی انسان برابر کا رتبہ رکھتے ہیں ان میں کسی طرح کا امتیاز کرنا مناسب نہیں تو یہ بات بھی بہت سی آویزشوں کا دروازہ بند کر دینے کا ذریعہ ہے

دنیا میں بدامنی پھیلنے کی ایک وجہ حسب ونسب اور نسلی امتیازات کالے گورے کا فرق اونچ نیچ خیالات وغیرہ ہیں ان امتیازات کو دور کرتے ہوئے ہم آہنگی اور یکجہتی پیدا کرنے کے لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ
مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ
شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا
(الحجرات آیت ۱۴)

اے لوگو ہم نے تمہیں صرف مرد اور عورت کے امتیاز سے ہی پیدا کیا ہے۔ البتہ ایک دوسرے کو پہچاننے اور متعارف ہونے کے لئے ہی تم کو کئی گروہوں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

اسی طرح حضرت رسول کریم صلعم فرماتے ہیں:۔

لا فضل لعربی علی عجمی
ولا عجمی علی عربی
کلکم ابناء آدم وآدم من
تراب

کسی عربی کو غیر عربی پر یا کسی غیر عربی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں۔ تم سب کے سب آدم کی اولاد ہو اور یاد رکھو آدم مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔

حضرت سرورِ کائنات صلعم جو رہتی دنیا تک کے لئے پوری انسانیت کے قائد اور معلم اخلاق ہیں لاکھوں کے ایک مجمع کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اے لوگو! جو کچھ میں کہتا ہوں اُسے نہایت توجہ اور غور سے سنو تمہاری جانوں اور تمہارے مالوں کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک ایک دوسرے کے حملوں سے محفوظ کر دیا ہے۔ تم آپس میں بھائی بھائی ہو تم سب برابر ہو تم لوگ خواہ کسی بھی قوم یا قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو اور کسی بھی درجہ کے مالک ہو سب آپس میں برابر ہو۔

اس وقت آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے ساتھ ملاتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے کے برابر ہیں اسی طرح تمام بنی نوع انسان آپس میں برابر ہیں کوئی شخص بھی دوسرے پر امتیازی حق یا بڑائی کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ یاد رکھو تم سب بھائیوں کی طرح ہو جس طرح یہ مہینہ یہ سرزمین اور یہ دن تمہارے لئے قابل احترام ہے بالکل اسی طرح خدا نے تم میں سے ہر شخص کی جان مال اور عزت کو ایک دوسرے کے لئے حرام قرار دیا ہے کسی آدمی کی جان یا مال لینا یا اس کی عزت پر حملہ کرنا ایسا ہی ظلم ہے اور ایسی ہی معصیت ہے۔ جیسا کہ اس زمین کی حرمت کو توڑنا جو کچھ حکم آج میں تمہیں دیتا ہوں اسے صرف آج کے دن کے لئے نہ سمجھو بلکہ وہ ہمیشہ کے لئے ہے اس کو یاد رکھو اور اس پر عمل کرتے چلے جاؤ یہاں تک کہ تم اپنے مولائے حقیقی سے جا ملو۔

مساوات انسانی کی اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ اسلامی نمازوں میں ملتا ہے جبکہ تمام نمازی اپنے امام کے پیچھے ہر قسم کے امتیازات کو ختم کرتے ہوئے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اس کی طرف علامہ اقبال اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

امیری وغریبی کا مسئلہ

دنیا میں بدامنی اور بے چینی پھیلنے کی ایک بہت بڑی وجہ امیری وغریبی کا مسئلہ ہے۔ اور ان کے مابین پیدا شدہ ہمدردی اور جذبہ

مناقشت ہے۔

اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک گھر میں بوجہ تونگری خوشیاں مسرتیں اور شادمانیاں ہیں اور اُن کے کُتّے بھی بسکٹ دودھ اور مکھن سے پل رہے ہیں۔ لیکن گھر کے پڑوس میں ایک ایسا گھرانہ بھی آباد ہے کہ بھوک کی شدت کے باعث اُن کا بچہ بلبلا رہا ہے۔ اُس معصوم بچہ کے والدین خود بھی بھوکے اور حیران و پریشان ہیں۔ امیر ہمسایہ کو اپنے غریب اور قلاش ہمسایہ کے فقر و فاقہ کا مطلق احساس نہیں ہے۔ اور حقیقتاً احساس کرنا بھی نہیں چاہتا مبادا اُس کی عیش و عشرت میں کمی آجائے۔ اب بتائیے اس صورت میں معاشرے میں کس طرح امن و سکون قائم ہو سکتا ہے۔ جبکہ دنیا میں اکثر قباحتیں اور برائیاں بھوک کی شدت کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔

اس اہم مسئلہ کا بہترین حل پیش کرتے ہوئے اسلام نے اُس انسانی جذبۂ ہمدردی اور حُسنِ سلوک کو اُبھارا ہے جو انسان ہونے کے ناطے ہر شخص کے دل میں خالقِ فطرت نے ودیعت کیا ہے لیکن آج کے بے حس معاشرے نے اُسے دفن کر دیا ہوا ہے۔ قرآن کریم معاشرے کے مثالی افراد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ”وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا“ یعنی ہمارے نیک اور رضا کے متلاشی بندے اس طرح عمل کرتے ہیں کہ وہ ہماری محبت کی خاطر مسکین یتیم اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور کھانا کھلاتے وقت اُن کے دل کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ وہ زبانِ حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ

”إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ“

کہ ہم خدا کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے اور اُس کی عنایات کو حاصل کرنے کیلئے تمہیں کھانا کھلا رہے ہیں۔ اور ”لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا“۔ ہم اس نیت سے تمہیں نہیں کھلا رہے ہیں کہ کبھی تم ہمیں اس کا بدلہ دو یا یہ کہ تم ہمارا شکریہ ادا کرو۔

اس آیۂ کریمہ میں خدا تعالےٰ نے دنیا سے بھوک کو مٹانے کا نہایت احسن اور قابلِ عمل طریقہ بیان فرمایا ہے۔

(۲)۔ دلوں میں اپنے بنی نوع کے لئے جذبہ ہمدردی کو اُبھارنے کے ساتھ ساتھ غریب طبقہ کے اُس بُنیادی حق کو بھی اسلام نے کھلے لفظوں میں تسلیم کرتے ہوئے امیری اور غریبی کے امتیاز کو دور کرنے اور سرمایہ داری کے ذریعہ مال و دولت ایک جگہ جمع ہونے سے روکنے کے لئے یہ حکم دیا ہے کہ دنیا کی ہر چیز میں ہر شخص حصہ دار ہے۔ انسان کے علاوہ حیوان بھی ان چیزوں میں حصہ دار ہے۔ جیسے فرماتا ہے:

”فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ“ (ذاریات ع)

یعنی دولت مندوں کے اموال میں انسانوں کا جو بول سکتے ہیں، اور حیوانوں کا بھی جو بول نہیں سکتے بطور حق کے حصّہ ہے۔

اس لئے مالداروں کا فرض ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق ادا کریں۔

(۳)۔ اسی طرح فرمایا ہے:

”وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ“ (نور ع) تم محتاجوں کو خدا تعالےٰ کے مال میں سے جو اُس نے تم کو دیا ہے ادا کرو۔

(۴)۔ پھر اسلام نے ہر قسم کی عیاشی پر بھی پابندی لگا دی ہے۔ ساتھ ہی زکوٰۃ کے نام پر دولت مند کی دولت سے ایک مقررہ حصّہ میں غرباء اور مساکین کو حصّہ دار بنا دیا گیا۔ اور تقسیم ورثہ نظام وصیّت اور صدقہ و خیرات کی رقوم اسی سلسلہ کے عملی اقدامات ہیں جن سے دولت مندوں کی دولت سے غریبوں کے لئے وافر امداد کا سامان کیا گیا ہے۔ تا وہ بھی عزت کے طور پر زندگی بسر کر سکیں۔

(۵)۔ اسلام نے مال و دولت ایک جگہ جمع ہونے سے روکا ہے اور فرمایا کہ:

”وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ۔ يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ“ (توبہ آیۃ ۳۵، ۳۴)

وہ لوگ جو سونا اور چاندی کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں اور خدا کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے ہیں اِن کو دردناک عذاب کی خبر دے۔ یہ عذاب اُس دن ہوگا جبکہ اِس جمع شدہ سونے اور چاندی پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔ پھر اس سونے اور چاندی سے ان کے ماتھوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ لگائے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ یہ وہ چیز ہے جس کو تم اپنی جانوں کے لئے جمع کرتے تھے۔ پس جن چیزوں کو تم جمع کرتے تھے اُن کے مزہ کو چکھو۔

(۶)۔ اسلام نے سود کو حرام قرار دیا اور سود لینے دینے والوں سے خدا نے اعلانِ جنگ فرمایا۔ اسلام نے ناجائز نفع خوری پر بھی پہرہ بٹھا دیا ہے۔

(۷)۔ دوسری طرف غریبوں کے احساس کمتری کو دور کرنے اور باہمی منافرت کو ختم کر کے قناعت پیدا کرنے کے لئے اسلام نے ایک یہ گُر بھی بیان فرمایا ہے کہ

”وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَى“

ہم نے جو کچھ بعض لوگوں کو دنیاوی زندگی کی زیبائش کے سامان دے رکھے ہیں تو اس کی طرف اپنی آنکھیں پھیلا پھیلا کر مت دیکھا کر۔ کیونکہ یہ سامان اُن کو اس لئے دیا گیا ہے کہ ہم اُس کے ذریعہ سے اُن کی آزمائش کریں۔ اور تیرے رب کا دیا ہوا رزق سب سے اچھا اور باقی رہنے والا ہے۔

(۸)۔ اسی طرح فرمایا:۔

”وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ“ (نساء ع ۵)

خدا تعالےٰ نے بعضوں کو بعضوں پر جو دنیاوی فضیلت دی ہے تم للچائی نظروں سے ان کی تمنا نہ کرو۔

اس طرح امیروں اور غریبوں کی باہمی منافرت کو دور کر کے ایک پُر امن معاشرہ قائم کرنے کی اسلام امیروں اور غریبوں کو دعوت دیتا ہے۔

(باقی آئندہ)

اخبارِ قادیان

•۔ مکرم فاروق احمد صاحب آف لندن مورخہ ۲۵؍۳؍۷۶ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۹؍۳؍۷۶ کو واپس تشریف لے گئے (موصوف مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش کے بھانجہ ہیں)۔

•۔ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب مع اہلیہ صاحبہ مورخہ ۲۷؍۳؍۷۶ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ اور مورخہ ۲۹؍۳؍۷۶ کو واپس تشریف لے گئے۔

•۔ مکرم نذیر احمد صاحب آف ملائیشیا مع اہلیہ صاحبہ و بچہ عزیز نثار احمد مورخہ ۲۷؍۳؍۷۶ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

•۔ مکرم فتح محمد صاحب گجراتی درویش کی اہلیہ صاحبہ بعض نسوانی عوارض کے سبب سخت بیمار ہیں۔ مورخہ ۲۸؍۳؍۷۶ کو مقامی ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ لیکن اُن کے مشورہ سے اگلے روز رات ۱ بجے کے قریب گورو تیغ بہادر ہسپتال امرتسر میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ احباب جماعت اپنے درویش بھائی کی اہلیہ صاحبہ کے لئے خصوصی دُعا فرمائیں۔

•۔ مکرم مستری محمد دین صاحب درویش جنہیں گذشتہ دنوں عارضہ قلب کی تکلیف ہو گئی تھی۔ خدا کے فضل سے اب روبصحت ہیں۔ موصوف کی مکمل صحتیابی کے لئے احباب دُعا میں جاری رکھیں۔ •۔ مکرم ذوالفقار احمد صاحب دکاندار امرتسر ہسپتال سے ہرنیا کے اپریشن کے بعد واپس قادیان آچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کامل صحت بخشے۔ •۔ مکرم مولوی نور الاسلام صاحب فاضل مع اہلیہ صاحبہ ڈھاکہ (بنگال) میں بطور مبلغ خدمات سرانجام دینے کیلئے تشریف لے گئے ہیں۔ احباب سے ان کے میدانِ تبلیغ میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دُعا ہے۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرمہ نصرت جہاں ادریس صاحبہ جلنگھم انگلینڈ بعض متوحش خوابوں کی وجہ سے پریشان ہیں۔ اپنے اور اپنے شوہر اور بچوں کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔

۲۔ مکرم محمد یامین ندیم صاحب لندن۔ اہلیہ ناصرہ ندیم صاحبہ دردِ شقیقہ ... کے دورہ سے کبھی کبھی بیمار ہو جاتی ہیں اُن کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۳۔ بیرونی ممالک کے بہت سے مخلص بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے درویش فنڈ کی امداد میں رقوم وصول ہوتی رہتی ہیں۔ ان سب کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ اُن کے اموال اور اخلاص میں برکت دے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

۴۔ مکرم یو۔ ایم۔ اے محی الدین صاحب یہاں کے بہت ہی مخلص احمدی ہیں۔ اور مرکرہ میں جماعت کے بانی مبانی ہیں۔ موصوف اب بہت ضعیف ہو چکے ہیں۔ احباب اُن کے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے تمام پریشانیاں دور فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اُنہوں نے اعانت بدر کے لئے مبلغ ۱۰/- روپے ادا کئے ہیں۔ خاکسار۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ نزیل مرکرہ۔

۵۔ خاکسار امسال بی کام کا امتحان دینے والا ہے۔ اور آئندہ ایم۔ بی۔ اے کرنا چاہتا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے تمام احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ سید عبدالقیوم بھینسور

نرگاؤں (اڑیسہ) میں آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

منعقدہ ۲۰، ۲۱، ۲۲؍ تبلیغ

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب فاضل مبلغ کیرنگ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۲۰، ۲۱، ۲۲؍ تبلیغ (فروری) ۱۳۵۵ہش / ۱۹۷۶ء کو آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع منعقد ہو کر کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ پہلا اجتماع گذشتہ سال جماعت احمدیہ کیرنگ میں منعقد ہوا تھا۔ جس کے جملہ اخراجات جماعت احمدیہ کیرنگ نے ادا کئے تھے۔ یہ دوسرا اجتماع زیادہ تیاری کے ساتھ اور تین روز تک جماعت احمدیہ نرگاؤں میں منعقد ہوا۔ جس کا اپنوں اور غیروں پر اچھا اثر ہوا۔

جماعت احمدیہ نرگاؤں کے چھوٹی سی جماعت ہونے کی وجہ سے جماعت احمدیہ کیرنگ نے اس کے اخراجات کی ذمہ داری قبول کی۔ اور خاکسار کو اس اجتماع کا منتظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ ماہ ستمبر ۱۹۷۵ء میں محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے اس اجتماع کی اجازت حاصل کر لی گئی تھی۔ اور نومبر ۱۹۷۵ء کے آخر سے اس اجتماع کی تیاری شروع کر دی گئی۔ سب سے پہلے صوبہ اڑیسہ کی تمام جماعتوں کو دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ اور گذشتہ سال کے متفقہ فیصلہ جات کی یاد دہانی کرائی گئی۔ چنانچہ اڑیسہ کی تمام جماعتوں کے صدر صاحبان اور قائد صاحبان سے جواب ملنے کے ساتھ ساتھ وعدہ کے مطابق محترم عبدالمطلب خان صاحب صدر جماعت کیرنگ کے نام روپے بھی موصول ہو گئے۔ الحمدللہ۔ دیگر جماعتوں سے مشورہ کرنے کے بعد خاکسار نے اجتماع کا پروگرام مرتب کیا۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام کے حالات زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات پر مشتمل پچاس سوالات مرتب کئے۔ (جو تقریباً سو سوال کا مجموعہ تھا) جس کو کیرنگ کے خدام نے بڑی محنت سے اپنے ہاتھ سے لکھا۔ اس کے بعد یہ پروگرام تمام جماعتوں کو ارسال کر دیا گیا۔ اور اپنی اپنی جگہ تمام خدام اجتماع کے مختلف مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے تیاری میں مصروف ہو گئے۔

اجتماع کی تیاری اور مسجد احمدیہ کی تعمیر کے سلسلہ میں خاکسار کو جماعت احمدیہ نرگاؤں کا متعدد بار دورہ کرنا پڑا۔ مسجد احمدیہ کی تعمیر کے سلسلہ میں جو روکیں تھیں انکو دور کرنے کی کوشش کی گئی۔ رات کو گاؤں کے بیچ میں ایک تربیتی و تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس نے یہاں کے خدام اور انصار میں نیا جوش پیدا کر دیا۔ اور غیروں پر اچھا اثر ہوا۔ اجتماع سے قبل خاکسار نے تحصیل بانکی اور تلمی پور کا دورہ کیا۔ اور اجتماع میں سرکاری افسران کو شرکت کی دعوت دی۔

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت پر خاکسار نے اجتماع سے چند روز قبل تین خدام کو ہمراہ لے کر مقام اجتماع میں رہ کر تمام انتظامات مکمل کرنے کے لئے آخری دورہ کیا۔ مسجد نو کا تعمیری کام ابھی بہت باقی تھا۔ چنانچہ کاریگروں کے ساتھ کیرنگ اور نرگاؤں کے خدام نے مل کر رات دن کام کیا۔ اور اجتماع سے ایک روز پہلے کام مکمل ہو گیا۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

نرگاؤں میں قیام کے دوران قیام و طعام و دیگر انتظامات مکمل کر لئے گئے اس کے علاوہ مسجد احمدیہ کے وسیع و عریض میدان میں سائبان لگائے گئے۔ صدر دروازہ پر ایک اونچا گیٹ نصب کیا گیا۔ جلسہ گاہ کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور پھولوں سے خوب سجایا گیا۔ مسجد احمدیہ کے باہر جنوب کی طرف کی دیوار پر بڑے الفاظ میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا گیا۔ جس سے ہر باہر سے آنے والے کی نظر جب ان الفاظ پر پڑتی تو فوراً اُن کی یہ غلط فہمی دور ہو جاتی کہ احمدیوں کا کلمہ اور ہے۔ اسی دیوار کے ساتھ مسجد احمدیہ زیورچ کے منار کی طرح ۲۵ فٹ اونچا ایک خوبصورت عارضی منار بنایا گیا۔ جو دور سے یوں معلوم ہوتا تھا گویا "مسجد احمدیہ زیورچ" ہے۔

۲۰؍ فروری کو نماز جمعہ سے قبل مسجد احمدیہ کی افتتاحی تقریب عمل میں آنی تھی۔ اس لئے صوبہ اڑیسہ کے دور دراز علاقہ سے ۱۷ جماعتوں کے خدام اور نمائندگان نماز جمعہ سے قبل یہاں پہنچ گئے۔ یہ مسجد احمدیہ کھلی اور اونچی جگہ پر تعمیر ہوئی ہے۔ اور اس کا نام "مسجد احمدیہ" اور سنٹر محلہ کا نام "ناصر آباد" تجویز ہوا۔ اور ٹھیک ایک بجے خطبہ جمعہ سے قبل محترم عبدالمطلب خان صاحب صدر جماعت کیرنگ نے اجتماعی دعا کروا کر مسجد کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد خطبہ جمعہ کے بعد نماز ادا کی گئی۔

شام کو بعد نماز مغرب محترم فضل عمر صاحب مبلغ کی زیر صدارت جلسہ تقریب افتتاح مسجد منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم تراب خان صاحب صدر جماعت احمدیہ نرگاؤں نے مسجد احمدیہ کی تیاری اور اس سلسلہ میں دیگر پیش آمدہ مشکلات کا تفصیل سے ذکر کیا۔

اس کے بعد خاکسار نے ارکان اسلام کو پیش کر کے نماز کے بارے میں وضاحت کی اور مسجد کی تعمیر میں جس نے بھی کسی رنگ میں مدد کی سب کا شکریہ ادا کیا۔ فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب جلسہ نے مسجد کو آباد رکھنے کے لئے احباب نرگاؤں کو احسن رنگ میں توجہ دلائی۔

اس تقریب کے بعد جلسہ یوم مصلح موعودؓ بڑی شان سے منعقد ہوا۔

نماز تہجد اور درس:۔ باجماعت نماز تہجد کا انتظام کیا گیا۔ جس میں خدام نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ اجتماع کے تینوں روز نماز فجر، ظہر اور مغرب کے بعد درس جاری رہا۔ جس میں مکرم فضل عمر صاحب مبلغ مکرم عبدالحق صاحب معلم مکرم رشید احمد صاحب قائد مجلس سونگڑہ مکرم شمس الحق صاحب معلم اور خاکسار نے حصہ لیا۔

مورخہ ۲۱؍ تاریخ کو صبح ۶½ بجے مسجد احمدیہ ناصر آباد کے سامنے محترم عبدالمطلب خان صاحب نے اجتماعی دعا کروانے کے بعد لوائے احمدیت لہرایا۔ جب لوائے احمدیت اوپر اُٹھ رہا تھا تو احباب اور خدام۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم کہتے جا رہے تھے۔

لوائے احمدیت کے گرد خدام قطاروں سے کھڑے ہو گئے۔ مکرم رشید احمد صاحب نے عہد دہرایا۔ آپ کے ساتھ خدام نے عہد دہرایا۔

پروگرام کے مطابق آج نرگاؤں کی بستی کی صفائی کا کام وقار عمل کے ذریعہ کرنے کا تھا۔ لہٰذا خدام اپنے اپنے قائد کیساتھ ٹوکری اور جھاڑو لیکر گاؤں میں داخل ہوئے اور پوری بستی کی (جس میں مسلمانوں کا محلہ ہندوؤں کا محلہ شامل ہے) خوب صفائی کی اس کا غیروں پر بڑا اچھا اثر ہوا۔

مقابلہ تلاوت کلام پاک:۔ وقار عمل اور ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد مختلف قسم کے مقابلوں کا سلسلہ جاری ہونا تھا۔ لہٰذا سب سے پہلے تلاوت قرآن پاک کا مقابلہ ہوا۔ جس میں ۱۷ جماعتوں نے حصہ لیا۔

اس کے بعد خدام نے مقررہ امتحان میں شرکت کی۔ (جو حضرت مسیح پاک علیہ السّلام کی زندگی کے چیدہ چیدہ حالات و واقعات اور تاریخ پر مشتمل تھا) خدا کے فضل سے اس امتحان کے ذریعہ یہاں کے خدام کو بہت فائدہ پہنچا۔ الحمدللہ۔

اس کے علاوہ ۲۱، ۲۲؍ تاریخ کو مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوتے رہے۔

۱۔ اُردو نظم۔ ۲۔ اڑیہ نظم۔

۳۔ تقاریر۔ اس کے لئے دو عنوان رکھے گئے تھے۔

(۱) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام۔

(۲) اجرائے نبوت۔

۴۔ سالانہ کارکردگی سنانے کا مقابلہ۔

ان مقابلوں میں مکرم فضل عمر صاحب مبلغ مکرم شمس الحق صاحب معلم مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ پینکال مکرم عبدالمطلب خان صاحب صدر جماعت کیرنگ مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت کرڈاپلی اور خاکسار عبدالحلیم و مکرم شیخ شمشیر صاحب ایم ایس سی صدر جماعت کیندراپاڑا نے ججز کا کام سرانجام دیا۔

مورخہ ۲۱؍ تاریخ کی دوپہر کو جملہ صدر صاحبان و نمائندگان جماعت اور مبلغین کرام کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں صوبہ اڑیسہ میں جماعت کی ترقی وسیع تبلیغ اور نئی پود کی صحیح تربیت کیلئے بعض مفید تجاویز سوچی گئیں۔

اسی طرح ۲۲؍ تاریخ کو بعد نماز ظہر مسجد میں خدام کی ایک میٹنگ مکرم عبدالمطلب خان صاحب کی زیر صدارت قائم ہوئی۔ جس میں آئندہ سال کے اجتماع کے بارہ میں مشورہ ہوا۔ ان اجتماعوں کی غیر معمولی افادیت کی وجہ سے اس کو جاری رکھنے اور آئندہ سال جماعت احمدیہ پینکال میں اجتماع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

کھیلوں کے مقابلے:۔ نوجوانوں کی صحت جسمانی کو برقرار رکھنے اور کھیلوں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے اس موقع پر مندرجہ ذیل مقابلے رکھے گئے۔

۱۔ دوڑ ایک سو میٹر۔ ۲۔ دوڑ پانچ سو میٹر۔ ۳۔ سائیکل ریس دو میل۔ ۴۔ سلو سائیکل ریس۔ ۵۔ ہائی جمپ۔ ۶۔ لانگ جمپ۔

اس اجتماع میں شرکت کے لئے بانکی سب ڈیوژن کے افسران بالا کو دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ محترم B.D.O صاحب اور دیگر سات افسران ۱۱ بجے بذریعہ موٹر یہاں پہنچے۔ ایک بجے تک سخت دھوپ میں بڑی دلچسپی کے ساتھ کھیلوں کے مقابلے دیکھتے رہے ایک بجے کے بعد یہاں کھانا تناول کیا۔ ۳½ بجے تک اُن کو تبلیغ کی گئی۔ جماعت کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ جس کا اچھا اثر ہوا۔ آخر میں اُن کو اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔

تقسیم انعامات:۔ مورخہ ۲۲؍ فروری کو ساڑھے چار بجے محترم پُرنا نند بے برتا صاحب کی صدارت میں تقسیم انعامات کا اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں سینکڑوں ہندو اور غیر از جماعت دوست تشریف لائے تھے۔ لہٰذا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عبدالحق صاحب

معلم اور مکرم شمس الحق صاحب معلم نے اڑیہ زبان میں موقعہ کے مطابق تقاریر کیں۔ اس کے بعد مکرم ہیڈ کیو پٹنائک صاحب کی ایک نظم جو اس اجتماع اور مسجد احمدیہ کے سلسلہ میں لکھی گئی تھی مکرم روشن احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے فرمایا کہ یہاں اتنا بڑا جلسہ ہونا ناممکن نہ تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے کام شروع کیا گیا اور خدا کے فضل سے یہاں مسجد بھی قائم ہو گئی۔ آپ نے کہا کہ دنیا میں بہت زیادہ اُدھرم ہو چکا ہے بلاشبہ اس زمانے کا اوتار ضرور دھارن کر چکا ہے۔ اس کے بعد آپ نے مستحقین کو انعامات تقسیم کئے۔

خدا کے فضل سے سالانہ کارکردگی کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کیرنگ کی اوّل پوزیشن رہی۔ جس کی وجہ سے محترم یوسف خان صاحب کنٹریکٹر کی عنایت کردہ بڑی شیلڈ کی جماعت احمدیہ کیرنگ ہی مستحق ہوئی۔ اسی طرح مجموعی لحاظ سے اوّل آنے والے کو محمد موسیٰ میموریل رننگ کپ جو مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب نے عنایت کیا تھا۔ اسکی بھی مستحق مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ ہوئی۔ الحمد للہ۔ واضح ہو کہ خدام الاحمدیہ کا سب سے پہلا جھنڈا حضرت مصلح موعودؓ کے مبارک ہاتھ سے جماعت احمدیہ کیرنگ کو ہی ملا تھا۔

آخری اجلاس :- آخری اجلاس میں سب سے پہلے خاکسار نے خدام کو خطاب کیا۔ خاکسار نے خدام الاحمدیہ کے قیام کی اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشادات سنائے۔ اس کے بعد مکرم فضل عمر صاحب مبلغ مکرم انیس الرحمٰن صاحب سیکرٹری تعلیم کیرنگ اور مکرم شیخ شمشور صاحب B.Sc. نے خدام کو احسن پیرایہ میں خطاب کیا۔ اس کے بعد مکرم منظور حسن صاحب قائد مجلس کیرنگ نے جملہ مہمانوں اور میزبانوں اور اجتماع میں کام کرنے والے جملہ خدام کا شکریہ ادا کیا۔ آل اڑیسہ دوسرے کامیاب اجتماع میں اس مخلص نوجوان کا بہت بڑا حصہ تھا۔ خدا تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔ اور اخلاص میں برکت دے۔ مکرم رشید احمد صاحب بی اے نے عہد دہرایا اور خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی۔ خدا کے فضل سے آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیابی کے ساتھ رات کے ۱۲ بجے ختم ہوا۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں خدا تعالیٰ صوبہ اڑیسہ کے خدام کو احمدیت کا حقیقی پروانہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

اٹری میں احمدیہ بک اسٹال کا قیام

ہر سال اٹری کے مقام پر ہندوؤں کا ایک مشہور میلہ "مکر یاترا" کے نام سے ہوتا ہے۔ جس میں تقریباً چالیس ہزار افراد شرکت کرتے ہیں۔ اس یاترا میں ہندوؤں کے علاوہ کثرت سے مسلمان اور عیسائی دور دراز سے آکر شرکت کرتے ہیں۔ اور یہ میلا ایک ماہ تک رہتا ہے۔

اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے یہاں احمدیہ بک اسٹال لگانے کا ارادہ کیا۔

چنانچہ یاترا کمیٹی سے اجازت ملنے پر مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۷۶ء کو ایک مناسب جگہ پر جہاں سے سب کا گزر ہو احمدیہ بک اسٹال لگا دیا گیا۔ بک اسٹال کے اوپر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا بہت بڑا بورڈ نصب کیا گیا۔ اور بک اسٹال کو مختلف جگہوں کی احمدیہ مساجد اور قطعات سے مزین کیا گیا۔ اور جماعت کے شائع شدہ لٹریچر اور ہندی و انگریزی قرآن مجید و تفسیر صغیر کے ذریعہ سجایا گیا اور ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو لگایا گیا۔

احمدیہ بک اسٹال کا قیام ہی اعلان تبلیغ تھا۔ تاہم لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ بار بار تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے ذریعہ سے لوگوں کو متوجہ کیا جاتا رہا۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد جب بک اسٹال کے نزدیک لوگ جمع ہو جاتے تو مکرم شمس الحق صاحب معلم اور خاکسار اڑیسہ زبان میں تقریر شروع کر دیتے۔ خدا کے فضل سے ان دنوں ہم نے اسلام، احمدیت اور صداقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر متعدد تقاریر کیں۔ اسی طرح ہمارے خدام انگریزی میں تقاریر کرتے رہے۔ سینکڑوں کی تعداد میں انگریزی، ہندی، اڑیہ اور اردو زبانوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کیرنگ کی طرف سے اس موقع کے لئے تاریخ احمدیت پر مشتمل شائع کردہ دو ورقہ ٹریکٹ ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا اور بعض کتب قیمتاً دی گئیں۔ بک اسٹال پر بعض اوقات اس قدر اژدہام ہو جاتا تھا کہ راستہ تک رک جاتا تھا۔ حتیٰ کہ لوگوں کو ہٹانے کے لئے پولیس مقرر ہوئی۔

اس دوران متعدد افراد سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ ہر سال عیسائی مشنری یہاں لٹریچر تقسیم کرتے ہیں ہم نے اُن کو لٹریچر دیا۔ اور بعض سوالات کئے۔ جن کا جواب دینا عیسائیت کے لئے مشکل ہو گیا۔ چنانچہ اُنہوں نے ہم کو خوردہ میں دوسرے وقت میں پادری صاحب سے بات کرنے کی دعوت دی۔

اس بک اسٹال کے ذریعہ خدمتِ خلق کا بھی موقع ملا۔ چنانچہ جن کے بچے گم ہو جاتے وہ ہمارے پاس پہنچتے۔ اور ہم سپیکر کے ذریعہ اعلان کرتے اس طرح ہم لوگوں کی محبت کو اپنی طرف کھینچنے میں کامیاب ہو گئے۔

دو مولوی صاحبان نے ہمارے بک اسٹال کو دیکھا اور کہا کہ
"ہمارے مسلمان پیٹ بھر کر کھا کے سوئے رہتے ہیں یہ قادیانی لوگ کامیاب نہیں ہونگے تو اور کون کامیاب ہونگے"۔

پانچ ماہ قبل ۱۱ افراد پر مشتمل ایک وفد نے مختلف جگہوں کا سائیکلوں پر تبلیغی سفر کر کے اچھا اثر پیدا کیا تھا۔ چنانچہ اُن میں سے بہت سے لوگ آکر ہمارے بک اسٹال پر ملاقات کرتے رہے۔ اور دوسری بار دورہ کرنے کے لئے دعوت دیتے رہے۔ اسی طرح آخر میں ہم نے "بریا نند بابا" سے ملاقات کر کے لٹریچر پیش کیا۔ اور بابا صاحب نے پڑھنے کا وعدہ کیا۔

خدا کے فضل سے یہ بک اسٹال ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس کے بہتر نتائج نکالے۔ اور ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ عبدالحلیم مبلغ کیرنگ

سُندر کانن اور بانکی تحصیل میں تبلیغ

مورخہ یکم فروری کو جماعت احمدیہ کیرنگ سے ۱۵ افراد پر مشتمل ایک وفد سائیکلوں پر سندر کانن میں تفریح و تبلیغ کے لئے روانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کیرنگ بہت فعال جماعت ہے جماعت کے خدام سلسلہ کی خاطر بہت قربانی کرتے ہیں۔ چنانچہ محترم عبد المطلب خان صاحب صدر جماعت نے اجتماعی دعا کرا کے خاکسار کو اس وفد کا امیر مقرر فرمایا۔ منزلِ مقصود پر پہنچ کر پہلے نندن کانن کا چڑیا گھر دیکھنے گئے۔ اس کے بعد ہمارے خدام نے جھیل میں سیر کی۔

اس کے بعد ہم سب تبلیغ کرنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ سب سے پہلے کٹک سے آئے ہوئے ۱۲ افراد سے ملاقات کر کے لٹریچر دیا گیا۔ اس کے بعد مولوی شیخ قیوم صاحب کھیتنی ساہی کٹک اور ان کے ساتھیوں سے گفتگو کی گئی اور لٹریچر دیا گیا جسے مکرم مولوی صاحب موصوف نے بخوشی قبول کیا۔ یہ چونکہ اتوار کا دن تھا اس دن بہت سے کالجوں سکولوں کے طلباء و طالبات سیر و تفریح کے لئے یہاں آئے تھے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں مختلف زبانوں (ہندی، انگریزی اور اڑیہ زبان) میں لٹریچر تقسیم کرنے کا موقع فراہم فرمایا۔ خدا تعالیٰ ہماری ان تبلیغی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

مورخہ ۲۷ جنوری کو مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب B.A.M.S.، مکرم شفیق الدین صاحب صوبیدار اور خاکسار سائیکلوں پر صبح ۹ بجے جماعت احمدیہ سنرگاؤں پہنچے۔ چونکہ یہاں مسجد کی تعمیر کا کام چل رہا تھا لہٰذا اس سلسلہ میں بعض ضروری ہدایت وغیرہ کے بعد ہم سب مکرم تراب خان صاحب صدر جماعت سنرگاؤں کو ساتھ لیکر بانکی کے لئے روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے B.D.O. آفس گئے۔ وہاں مختلف آدمیوں سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اسکے بعد تحصیلدار صاحب کے دفتر گئے۔ مکرم فضل الٰہی صاحب احمدی کی مدد سے تحصیلدار صاحب سے ملاقات ہوئی۔ کچھ دیر مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ اُس کے بعد انہوں نے بعض سوال کئے جن کے تسلی بخش طور پر جوابات دئے گئے۔ اور اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔ انہوں نے ہماری دعوت سنرگاؤں کے اجتماع میں شرکت کا وعدہ کیا۔ اُس وقت بانکی بازار میں لٹریچر تقسیم کیا گیا اور مختلف کالجوں کے طلباء کو پیغام حق پہنچا کر لٹریچر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

خاکسار۔ عبدالحلیم مبلغ کیرنگ

درخواست ہائے دعا

برادرم مکرم عزیز احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ گردوں میں تکلیف کے باعث کافی دنوں سے بیمار ہیں احباب جماعت برادرم موصوف کی بیوی کی صحت و سلامتی اور اُن کے کام کے لئے دعا فرمائیں۔ اسی طرح موصوف تاحال اولاد سے محروم ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں اولاد سے نوازے آمین۔

خاکسار۔ عبدالرحمٰن نومسلم قادیان

مکرم غلام حیدر خان صاحب احمدی کلکتہ سے اپنی گھریلو اور دیگر سخت پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد پریشانیوں سے نجات دلائے آمین۔

خاکسار۔ سلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ
حال مقیم قادیان۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو مطلع کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۸۷ ۱۸ا:۔ میں سید سلام الدین ولد مکرم سید کلیم الدین صاحب مرحوم۔ قوم سید (احمدی) پیشہ مکینک عمر ۳۶ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۶۲ء۔ ساکن سورو۔ ڈاکخانہ سورو۔ ضلع بالاسور۔ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷-۵-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری ذاتی اس وقت جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ البتہ جس وقت بھی غیر منقولہ جائیداد میرے نام منتقل ہوگی اس وقت میں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو کروں گا۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرونگا۔ اس کے علاوہ میں اپنی زندگی میں جو بھی جائیداد پیدا کروں اس پر بھی میری اطلاع کے مطابق یہ وصیت حاوی ہوگی۔

اس وقت میرا گذارہ موٹر گیرج سے ہے جس میں کہ میں خود مکینک کا کام کرتا ہوں۔ جس سے مجھے اندازاً مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار آمدنی ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ میں تازندگی اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن قادیان کرتا رہونگا۔ "رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ"۔

العبد۔ سید سلام الدین۔ گواہ شد۔ جلال الدین انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد۔ سید محمد یونس عفی عنہ گواہ شد۔ شیخ سلیمان۔

وصیت نمبر ۱۹۲ ۱۸ا:۔ میں شکیلہ ناز زوجہ مکرم محمد عبداللہ صاحب۔ قوم پٹھان۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۱-۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانصد ۵۰۰/- روپیہ واجب الادا ہے۔ (۲)۔ زیورات طلائی کانٹے ۴ گرام بالیاں دو عدد ۵ گرام۔ انگوٹھی ۳ گرام۔ گلے کا ہار بیس ۲۰ گرام۔ کل وزن ۳۲ گرام ہیں۔ جس کی قیمت مبلغ دو ہزار روپے ۲۰۰۰/- بنتے ہیں۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر اس کے بعد اور کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر بھی میرا متروکہ ثابت ہو تو اس کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

الامۃ۔ شکیلہ ناز۔ گواہ شد۔ خواجہ محمد عبداللہ۔ گواہ شد۔ محمد نعمان۔

میں مبلغ پانصد روپے حق مہر کے حصہ وصیت کی ادائیگی کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ خواجہ محمد عبداللہ

وصیت نمبر ۱۹۳ ۱۸ا:۔ میں نعیمہ بیگم بنت مکرم خواجہ عبدالستار صاحب۔ قوم نائیک راجپوت۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴-۱-۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔

میری جائیداد میں صرف پرانی سلائی مشین ہے جس کی قیمت مبلغ یکصد روپیہ ۱۰۰/- ہے۔ اور بطور جیب خرچ ماہوار مبلغ پانچ روپیہ میرے والد صاحب کیطرف سے ملتا ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد اور جیب خرچ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اسکے بعد جو جائیداد یا آمد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر بھی میرا متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

الامۃ۔ نعیمہ بیگم۔ گواہ شد۔ خواجہ عبدالستار درویش۔ گواہ شد۔ محمد نعمان کارکن صدر انجمن احمدیہ

وصیت نمبر ۱۹۴ ۱۸ا:۔ میں سید بشارت احمد ولد مکرم سید بدر الدین احمد صاحب۔ قوم سید۔ پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱-۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں۔ مجھے ماہوار ۱۳۰/- روپے ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک گھڑی ہے جس کی قیمت ۱۲۵/- روپے ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد اور ماہور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے مرنے کے بعد جسقدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ سید بشارت احمد۔ گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد۔ گواہ شد۔ قریشی سعید احمد۔

وصیت نمبر ۱۹۵ ۱۸ا:۔ میں پی ایم محمد علی مدراسی ولد مکرم محی الدین صاحب مرحوم۔ قوم بلُوز۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۷۱-۹-۴۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱-۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

ایک مکان واقع میلاپالئم ضلع ترونلویلی علاقہ تامل ناڈو میں ہے۔ جس کی کل قیمت اس وقت تقریباً آٹھ ہزار روپیہ ہے ۸۰۰۰/-۔ جس کے ۱/۸ حصہ کی مالک والدہ صاحبہ ہیں اور بقیہ ۷/۱۲ کی میری ہمشیرہ مالک ہیں۔ اور باقی ۱/۱۲ کا خاکسار مالک ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے والدہ محترمہ کا حصہ ۱۰۰۰/- روپیہ بہن کا حصہ ۴۶۶۶/- روپیہ اور خاکسار کا حصہ ۴۶۶/- روپے بنتا ہے۔ اس کا نمبر ۴۳ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۱۷۵/- روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔

العبد۔ پی ایم محمد علی مدراسی۔ گواہ شد۔ عبدالقدیر درویش۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم درویش۔

وصیت نمبر ۱۹۶ ۱۸ا:۔ میں امۃ البشارت زوجہ مکرم سلطان احمد صاحب ظفر۔ قوم احمدی۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۱-۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اِس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایکہزار پانصد روپے ۱۵۰۰/-۔ زیور طلائی بالیاں ایک جوڑی۔ انگوٹھی ایک عدد کل وزن تین تولہ قیمت ایکہزار پانصد روپیہ ۱۵۰۰/-۔ اسکے علاوہ ایک گھڑی ریسٹ واچ قیمت ۱۲۵/- روپیہ میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد مجھے ملے یا بناؤں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دونگی۔ اور اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ جو بھی ترکہ ثابت ہو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

الامۃ۔ امۃ البشارت۔ گواہ شد۔ سلطان احمد ظفر۔ گواہ شد۔ مرزا وسیم احمد قادیان

میں اپنی بیوی امۃ البشارت صاحبہ کے حق مہر مبلغ ڈیڑھ ہزار روپے کے حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ لیتا ہوں۔ سلطان احمد ظفر۔

(مسلسل صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ کیجئے)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار اور خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ امسال B.Sc. فائنل کا امتحان اور چھوٹے بھائی زکی احمد H.S.C کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سے ہم سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ وسیم احمد بھدرک

۲۔ خاکسار کے بھائی انصار احمد صاحب حال ہی میں قادیان سے بیعت کر کے گئے ہیں۔ احباب جماعت سے اُن کی استقامت کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اسیطرح خاکسار کے والد صاحب کے احمدیت قبول کرنے کیلئے اور خاکسار کو احمدیہ پریس میں عمدہ رنگ سے خدمت بجالانے کی توفیق ملنے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ مستری ابرار احمد روشن امروہی

وصیت نمبر ۱۴۱۹۷

مَیں امۃ المجید نصرت بنت چودھری محمد احمد خان قوم راجپوت۔ پیشہ طالبہ علم۔ عمر سترہ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۲-۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ منقولہ جائداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱)۔ بالیاں طلائی مالیتی -/۱۸۰ روپے (۲) گھڑی ایک عدد مالیتی -/۱۳۵ روپے میزان -/۳۱۵ روپیہ۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ بیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اس کے بعد اگر کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ پیدا کروں یا آمد میں اضافہ ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے بعد میری ہر قسم کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ امۃ المجید نصرت ۱۸/۲/۷۶ - گواہ شد محمد احمد خان درویش ۱۸/۲/۷۶ - گواہ شد مرزا منور احمد درویش ۱۸/۲/۷۶

وصیت نمبر ۱۴۱۹۸

مَیں عبد المومن آخون ولد مکرم عبد الجبار صاحب مرحوم۔ قوم آخون۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۱ سال۔ پیدائشی احمدی۔ قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۲-۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ میری کوئی جائداد نہیں۔ مَیں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں۔ یکصد چالیس (-/۱۴۰) روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہوں۔ اس کے دسویں (۱/۱۰) حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر آئندہ مَیں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقتِ وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد عبد المومن خادم سلسلہ احمدیہ ۱۶/۲/۷۶ - گواہ شد مرزا وسیم احمد ۱۹/۲/۷۶

گواہ شد عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

وصیت نمبر ۱۴۱۹۹

مَیں مبشرہ بیگم زوجہ مولوی منیر احمد خادم قوم قریشی۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر اٹھارہ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۳-۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میری جائیداد صرف میرا حق مہر ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے یعنی گیارہ صد روپے اس کے علاوہ میرے پاس کانوں کی طلائی بالیاں ۵ گرام اور ایک طلائی انگوٹھی ۲ گرام جن کی قیمت -/۴۰۰ روپے ہے اور ایک چاندی کی انگوٹھی اور چاندی کے پازیب ہیں جن کی کُل قیمت -/۶۰ روپے بنتی ہے۔ یہ اپنے کُل زیورات اور حق مہر جنکی قیمت -/۱۵۶۰ روپے بنتی ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ میری وفات پر میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ مبشرہ بیگم قریشی ۶/۳/۷۶ گواہ شد منیر احمد خادم خاوند موصیہ ۶/۳/۷۶

گواہ شد بشیر احمد خادم درویش ۶/۳/۷۶ -

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دل آویز مصنوعات

- سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
- گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دُنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
- عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ:۔

THE KERALA HORNS Emporium,
TC. 38/1532 MANACAUD,
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN-695009.

PHONE NO. 2351
P.B. NO. 128
CABLE :- "CRESCENT"

دُمدار ستارے کا طلوع ـــ بقیہ اداریہ ص (۲)

کے ذریعہ ہماری یہ دُنیا اپنی بہت سی اُلجھنوں سے نجات پالے گی۔ ہر چیز کے لئے ایک وقت ہوتا ہے۔ یہ بات بھی اپنے وقت پر بہر حال پُوری ہوگی۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا کے یہ وعدے ہرگز ہرگز ٹل نہیں سکتے۔ وہ ضرور پُورے ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

رہی یہ بات کہ وہ کون کونسی اُلجھنیں ہیں جن میں دُنیا اس وقت مبتلا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسیحائے زمانہ کے رُوپ میں بطور رہبر دُنیا کو اُن سے چھٹکارا دلانے والے بن کے آئے ہیں تو اس بارہ میں کسی قدر اشارہ تو اُوپر بھی ہو چکا ہے۔ اور اگر موقعہ ملا تو کسی آئندہ اشاعت میں اس پر کسی قدر زیادہ تفصیل سے بھی روشنی ڈالی جائے گی۔ انشاء اللہ۔ وباللہ التوفیق۔

سنگِ بُنیاد!

مورخہ ۲۶ر جنوری ۷۶ء کو مکرم مسعود احمد صاحب وارنگل ابن مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم کے مکان کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ حیدر آباد سے مکرم سیٹھ سید جہانگیر علی صاحب مع اہل و عیال اور خاکسار پہنچے۔ ایک پتھر خاکسار نے رکھا دوسرا مکرم سیٹھ سید جہانگیر علی صاحب نے رکھا۔ بعدہٗ خاکسار نے اجتماعی دُعا کرائی۔ مکرم مسعود احمد صاحب، سید صاحب موصوف کے نسبتی بھائی ہیں۔ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم مسعود احمد صاحب اور موصوف کے اہل و عیال کے لئے روحانی جسمانی اعتبار سے اسے بہت بابرکت بنائے اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کا باعث بنائے آمین

مکرم مسعود احمد صاحب نے مندرجہ ذیل مدات میں چندہ ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین:۔

اعانت بدر -/۱۵ روپے۔ شکرانہ فنڈ -/۱۰ روپے۔ درویش فنڈ -/۵ روپے۔

خاکسار: عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ حیدر آباد۔

اُردو ادب کا احمدیہ دبستان حصہ اوّل

جو مجموعہ مضامین مکرم چودھری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد قادیان نے نہایت دلچسپ پیرایہ میں تالیف فرمایا ہے۔ قیمت سات روپے (۲) تبلیغی اور تعلیمی و تربیتی اغراض کے پیش نظر عمدہ کاغذ پر جاذب نظر اور دیدہ زیب ڈیزائن میں حضور کے الہامات اور دُعائیہ قطعات باجازت مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ شائع کرائے گئے ہیں۔ قیمت فی کاپی ۷۵ پیسے۔

(۳) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے فوٹوز کے علاوہ مسجد مبارک۔ مسجد اقصےٰ۔ منارۃ المسیح اور بہشتی مقبرہ کے فوٹوز بھی طبع کئے گئے ہیں۔ فی فوٹو قیمت ایک روپیہ۔

(۴) نیز سلسلہ کی ہر قسم کی کتب بھی ہم سے طلب فرماویں۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔

قریشی عبد القادر اعوان۔ اعوان بک ڈپو قادیان (انڈیا)

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمایئے!

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004. PHONE NO. 76360.

قابلِ تقلید نمونہ

وقفِ جدید کے کاموں میں آئے دن وسعت کی وجہ سے دن بدن اخراجات بڑھتے جا رہے ہیں جس کے پیشِ نظر مختلف جہت سے دوستوں کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اس تحریک وقفِ جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی امور احسن رنگ میں تکمیل پاتے رہیں۔ چنانچہ محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال خرچ نے اپنے والدین مرحومین، چچا جان اور اہلیہ مرحومہ کی طرف سے آج سے اٹھارہ سال قبل سے وقفِ جدید میں ان مرحومین کے درجات میں بلندی کے لئے سالانہ ۲۴/- روپے کے حساب سے ۱۹ ماہ تک ادائیگی کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور ماہ فروری ۷۶ء سے قسط اول ۲۴ روپیہ ادا کیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ محترم موصوف کے اخلاص اور جذبۂ قربانی میں برکت ڈالے اور مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔

جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مالی وسعت بخشی ہے وہ دوست اپنے مرحومین کی طرف سے اس تحریک میں اب بھی ان کو شریک کر کے ثواب کے مستحق بنا سکتے ہیں، ان کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے بموجب کہ

"پھر انسان خرچ کرنے کے بعد یعنی جو کچھ ہے پورے کا پورا خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دینے کے بعد خدا سے کہتا ہے ...... تیرے قرب کے مقامات کی انتہا نہیں۔ آگے بڑھنے کے لئے میرے رب! مجھے اور دے۔"

پس جہاں آپ اپنے وعدوں میں اضافہ کریں وہاں اپنے مرحومین کو ثواب سے محروم نہ رکھیں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

وعدہ جات تحریکِ جدید
فوری توجہ کی ضرورت ہے!!

تحریکِ جدید کے سالِ نو کا اعلان فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"ہم ایک جگہ ٹھہرنے والی جماعت نہیں ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں اور میں دعا بھی کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ آئندہ سال ہمارے وعدے پچھلے سال سے یعنی جو سال گزر رہا ہے اس کے وعدوں سے زائد ہو جائیں۔"

احباب اس طرف خاص توجہ دیں تاکہ جو توقعات حضور نے مخلصین سے اس ارشاد میں وابستہ فرمائی ہیں جلد از جلد پوری ہو سکیں۔ سیکرٹری صاحبان تحریک جدید اس سلسلہ میں دفتر ہذا کو فوری طور پر رپورٹ بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

مرمتِ مقاماتِ مقدسہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکانات جو مقدس اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں، مرورِ زمانہ کے باعث ان کی ضروری مرمت کا اہم مسئلہ اس وقت سامنے ہے۔ یہاں تک کہ اب صدیوں کے تعمیر شدہ کچھ مکانوں کی چھتیں اور دیواریں بارشوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی ہیں۔ جن کا تعمیر اور مرمت کرنا نہایت ضروری ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ انہیں احمدیت کے دائمی مقدس مرکز قادیان کی براہِ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ جب چاہیں اس تختگاہِ رسول کی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔

اس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کے مستطیع احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے احسان کے شکرانہ کے طور پر "مرمت مقامات مقدسہ" کی اہم ضرورت کو پورا کریں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دعا

مکرمہ اعظم النساء صاحبہ ہمشیرہ مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر "آزاد نوجوان" مدراس۔ اہلیہ مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب حیدر آباد، گر دن اور کمر کے مہروں میں ایک عرصہ سے درد محسوس کرتی ہیں۔ اس مسلسل تکلیف کی وجہ سے ان کی صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق ہڈیوں کی کمزوری کا علاج جاری ہے۔ آں موصوفہ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے جمیع احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

خاکسار: حکیم محمد دین غنی عنہ۔ مدرس مدرسہ احمدیہ۔ قادیان۔

قادیان میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد — بقیہ رپورٹ صفحہ اول

مساجد اور براڈکاسٹنگ سٹیشن وغیرہ کے قیام کے پروگرام بھی تبلیغ اسلام کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کے لئے روبعمل لائے جا رہے ہیں۔

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس اجلاس کی آخری تقریر عزیز مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید نے مذکورہ عنوان پر کی۔ موصوف نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند درخشندہ پہلوؤں، توکل علی اللہ۔ عشق رسول اللہ صلعم۔ صبر و استقلال۔ مہمان نوازی۔ دشمنوں سے حسنِ سلوک وغیرہ پر واقعاتی رنگ میں روشنی ڈالتے ہوئے آخر میں حضرت مسیح موعود کے دعا پر یقین رکھنے اور مجسّم دعا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

اجلاس کے آخر میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام سے

اگر پوچھے کوئی عیسیٰ کہاں ہے\
تو کہہ دو اس کا مسکن قادیاں ہے

نہایت خوش الحانی سے سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ آخر میں صدر محترم نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آپ کو حضرت نبی کریم صلعم کا ظل اور بروز بتایا ہے۔ اس لئے جو اخلاق حمیدہ اور اوصاف کریمانہ آنحضرت صلعم میں پائے جاتے تھے وہ آپ کے غلام مسیح موعودؑ میں ہم نے دیکھے۔ اور اس ضمن میں چند ایک ایمان افروز واقعات سنائے۔ خطاب کے بعد حاضرین سمیت اجتماعی دعا فرمائی اور اس طرح بخیر و خوبی یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

ٹیلیفون نمبر اور تار کا پتہ (رجسٹرڈ)

بھارت کے مختلف علاقوں میں مقیم احمدی بھائیوں میں باہمی میل ملاپ کو فروغ دینے اور خط و کتابت میں سہولت کی خاطر نظارت ہذا ایسے بھائیوں کی فہرست اخبار مبشر میں شائع کرنا چاہتی ہے جنہوں نے اپنے گھروں یا کاروباری ادارہ جات میں ٹیلیفون لگوائے ہوئے ہیں اور تار کا مختصر پتہ رجسٹرڈ کرایا ہوا ہے۔ تاکہ ترقی کے اس دور میں ہمارے دوست اس سہولت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔ لہٰذا جملہ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے ٹیلیفون کا نمبر اور تار کا رجسٹرڈ پتہ ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ کر نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

قادیان میں جماعت کے دو ٹیلیفون ہیں۔ (۱)۔ نمبر 35 بنام ناظر امور عامہ۔ (۲)۔ نمبر 36 بنام صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ فون نمبر ۳۵ پر چوبیس گھنٹے آدمی رہتا ہے۔ اور کسی وقت بھی فون کیا جا سکتا ہے۔ فون نمبر ۳۶ محترم صاحبزادہ صاحب کے گھر میں ہے۔ دفتری اوقات کے بعد اس فون سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

درخواست ہائے دعا

میرے ایک مخلص عزیز سید مطیع اللہ صاحب صادق لنڈن سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بڑے بھائی مکرم سید سمیع اللہ صاحب صادق Aeronautical Engineer کو کراچی میں ۱۷ فروری کو دل کا دورہ پڑا جس سے انہیں بہت زیادہ کمزوری ہو گئی ہے۔ جملہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہمارے اس عزیز کی صحت و عمر کے لئے دعا فرمائیں مولیٰ کریم اپنے فضل سے انہیں جلد از جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے آمین۔

خاکسار: (چوہدری) سعید احمد نائب ناظر جائداد قادیان

(۲)۔ مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں۔ خود ان کی صحت بھی اکثر علیل رہتی ہے۔ کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۳)۔ کلکتہ میں بہت سے لڑکے لڑکیوں نے امتحانات دیئے ہیں۔ بعض امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز خاکسار اپنی روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

خاکسار: سلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ کلکتہ۔ حال مقیم قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) مورخہ یکم اپریل ۱۹۷۶ء۔ رجسٹرڈ نمبر پی / جی ڈی پی ۔ ۳